فضائل درود

مع

کلمات دعا

محمد حماد کریمی ندوی

شائع کردہ: منجانب — امِ سارہ (ممبئی)

مجلس ثقافت ونشریات اسلام

جامعہ ربانیہ اشفاقیہ، انکھولی بیلیکونہ، مظفرپور، بہار

فضائل درود
مع
کلمات دعا

محمد حماد کریمی ندوی

شائع کردہ: منجانب - امِّ سارہ (ممبئی)

مکتبۃ الحمد العلمیۃ لکھنؤ   الاسلام اکیڈمی، مرڈیشور

مجلس ثقافت ونشریات اسلام

جامعہ ربانیہ اشفاقیہ، انکھولی بیلپکونہ، مظفرپور، بہار

E-mail: hammadkarimi@gmail.com, Mob: +91-9889943219

بارِ اوّل

شوال ۱۴۳۶ھ مطابق اگست ۲۰۱۵ء

نام کتاب : فضائل درود مع کلمات دعا

نام مرتب : محمد حماد کریمی ندوی

صفحات :

تعدادِ اشاعت : ۱۰۰۰

قیمت :

ملنے کے پتے

(۱) مکتبۃ الشباب العلمیۃ، لکھنؤ، (۲) معہد امام حسن البنا شہید، بھٹکل، (۳) مدرسہ رحمانیہ منکی، ہوناور، کرناٹک، (۴) جامعہ اسلامیہ بھٹکل، کاروار، کرناٹک، (۵) مدرسہ تنویر الاسلام، مرڈیشور، کرناٹک، (۶) مدرسہ قاسمیہ، بنی آباد، مظفر پور، بہار، الہند، (۷) مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، ندوۃ العلما لکھنؤ

باہتمام: **مجلس ثقافت ونشریاتِ اسلام**

جامعہ ربانیہ اشفاقیہ، انکھولی بیلپکونہ، مظفر پور، بہار

فضائل درود

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا انتہائی مقبول، مبارک اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت پسندیدہ عمل ہے، قرآن وحدیث میں اس کے بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔

قرآن کریم میں صلاۃ وسلام کا حکم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں نبی اکرم ﷺ کی عظمتِ شان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰہ وَمَلآئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰآیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً. (الأحزاب:٥٦)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی ان پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت میں اللہ کی طرف سے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام پر ''صلاۃ'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کی رحمت آپ پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف فرماتے ہیں، اور فرشتوں کی طرف سے صلاۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرشتے آپ کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، اور اہل ایمان کی طرف سے صلاۃ وسلام بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمت وسلامتی کی دعا کرنے کے معنی میں ہے، اور اس آیت سے عالمِ بالا اور عالمِ دنیا یعنی زمین اور آسمان ہر جگہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی رفعتِ شان اور عظمت ومرتبہ کو

بیان کرنا مقصود ہے، جس سے اونچا درجہ مخلوق میں اور کسی کا نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر ابن کثیر مکمل:١٠٧٦)

علماء نے لکھا ہے کہ ہر مسلمان کے لئے زندگی میں کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے، اور جس مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنا جائے تو ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے، اور اگر اسی مجلس میں بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیا جائے تو ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا مستحب ہے، اور جس قدر زیادہ درود شریف آدمی پڑھے گا اتنا ہی وہ آیت کریمہ کے حکم کی تکمیل کرنے والا قرار پائے گا۔

قال الشامي: ومقتضى الدليل افتراضها في العمر مرة، وايجابها كلما ذكر إلا أن يتّحد

المجلس فيستحب التكرار بالتكرار.(شامی زکریا: ۲۲۸/۲)

درود سے متعلق احادیث

ایک حدیث میں حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے ساتھ اس کو قرب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے''۔ (فیض القدیر، ج:۲،ص:۴۴۲)

حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ

درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر "بَرَآءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ" اور "بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ" لکھ دیتے ہیں، یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری اور جہنم سے بھی بری ہے، اور قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ (الترغیب والترہیب بہ حوالہ طبرانی)

حضرت ابو کاملؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو کامل ! جو شخص میری محبت اور شوقِ ملاقات میں ہر دن تین مرتبہ اور ہر رات تین مرتبہ مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم فرمالیا ہے کہ اس کے اس رات اور اس دن کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں۔ (الترغیب والترہیب بہ حوالہ ابن ابی عاصم وطبرانی)

"زادالسعید" میں بہ روایت طبرانی حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود بھیجے (یعنی کتاب میں لکھے) تو فرشتے اس پر اس وقت تک درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتامیں رہے گا۔

جمعہ کے دن ایک ہزار درود کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار درود پڑھا کرے گا، اسے اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک کہ وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے۔ (الترغیب، ص: ۵۰۱)

۸۰ سال کے گناہ معاف ہونے کی خوشخبری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰیٓ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً.

تو اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کے لیے اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (فضائل درود)

پیغمبر السلام علیہ کا ذکر آنے پر درود شریف نہ پڑھنا محرومی ہے

جس شخص کے سامنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر ہو اور وہ درود شریف کا نذرانہ پیش نہ کرے وہ پرلے

درجہ کا محروم ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ ذُكِرتُ عِندَهُ فَلَم يُصَلِّ عَلَيَّ. (رواہ الترمذی، مشکواۃ ۸۶/۱)

اس شخص کی ناک رگڑی جائے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اور جگر گوشۂ نبوت سیدنا حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ: "جو شخص میرا ذکر آنے پر درود پڑھنے سے چوک جائے وہ جنت کے راستے سے چوک جانے والا ہوگا"۔ (الترغیب والترہیب: ۳۸۴)

اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بڑا کنجوس قرار

دیا ہے جو آپ کا نام نامی سن کر بھی درود شریف نہ پڑھتا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَلبَخِیلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِندَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ. (مشکوٰۃ المصابیح: ۸۷/۱)

ترجمہ: وہ شخص بہت بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

اور سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ''کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بڑے بخیل کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ (یعنی ضرور بتلایئے) تو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ لوگوں میں سب سے بڑا بخیل ہے''۔(الترغیب والترہیب:۳۸۵)

اسی طرح کی روایات کی بنا پر حضرت فقہاء ومحدثین نے کسی مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر پاک ہونے پر کم ازکم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔(شامی زکریا۲/۲۲۷)

درود شریف سے نیکیوں کا اضافہ

سرور عالم، محسن انسانیت، سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے درود شریف پڑھنا آپ کی جانب سے امت پر کیئے گئے بے انتہا احسانات کی شکر گذاری کا ادنیٰ سا مظاہرہ ہے، لہٰذا اگر اس کے عوض میں کچھ بھی نہ عطا ہوتا

پھر بھی بجا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھئے کہ جو شخص ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں:

چنانچہ سیدنا حضرت ابو طلحہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام صبح کے وقت نہایت بشاشت کے ساتھ تشریف لائے، آپ کے چہرۂ انور سے خوشی کے آثار نمایاں تھے، حاضرین نے عرض کیا کہ: "اے اللہ کے رسول! آج آپ کے چہرۂ انور سے بشاشت ظاہر ہو رہی ہے، کیا وجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَجَلْ! اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ رَّبِّیْ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِکَ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحٰی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ

دَرَجَاتٍ وَرَدَّلَهُ مِثْلَهَا. (مسند احمد بن حنبل ٤/ ٢٩، الترغيب والترهيب: ٣٨٠)

جی ہاں! میرے رب کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا تھا، اس نے یہ خوش خبری سنائی کہ آپ کی امت کا جو بھی فرد آپ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے، اور اس کے لئے دس درجات بلند فرمائیں گے، اور جیسے اس نے رحمت کی دعا کی ہے ویسے ہی اسے بھی رحمت سے نوازیں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ: ”جو شخص ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ۷۰ / مرتبہ رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے

دعاء خیر کرتے ہیں‘‘۔(مسند احمد ۲/ ۱۸۷ عن عبداللہ بن عمروؓ، مشکوٰۃ المصابیح ۱/ ۸۷، مرقاہ ۳/ ۱۸)

پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں درود شریف کی پیشی

دنیا میں جہاں کہیں بھی درود شریف پڑھا جاتا ہے اور جو شخص بھی یہ سعادت حاصل کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے بے شمار فرشتے اس کام پر مقرر فرما رکھے ہیں کہ وہ درود شریف کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلَا ئِکَۃٌ سَیَّا حِیْنَ یُبَلِّغُوْنِی عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ. (عمل الیوم واللیلۃ، الترغیب والترھیب: ۳۸۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے ہیں جو

(ساری دنیا میں) چکر لگاتے ہیں اور مجھ تک میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

اور بعض روایات میں ہے کہ روضۂ اقدس علی صاحبہا الصلاۃ والسلام پر ایک ایسا فرشتہ مقرر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے نام ونسب کا علم عطا کیا ہے، وہ وہیں کھڑے کھڑے پوری دنیا میں جہاں جہاں بھی درود شریف پڑھا جاتا ہے اس کا علم حاصل کر لیتا ہے اور پھر درود پڑھنے والے کا نام اس کے والد کے نام کے ساتھ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کرتا ہے، چناں چہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اللّٰہُ

اَسْمَاءَ الْخَلَائِقَ فَلَا يُصَلِّی عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَيْكَ. (رواه البزار والطبرانی، الترغيب والترهيب: ۳۸۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے اور اسے تمام مخلوقات کے نام عطا فرمائے ہیں، پس قیامت تک جو شخص بھی مجھ پر درود شریف پڑھے گا وہ فرشتہ اس کو میرے پاس اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ یہ کہہ کر پیش کرے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ کی خدمت میں درود شریف پیش کیا ہے۔ (رواہ البزار والطبرانی)

ذرا غور فرمائیں! ایک امتی کے لئے کس قدر

مسرت کی بات ہے کہ اس کے پیش کردہ درود کا ذکر آقا کے دربار میں ہو؟ اگر درود شریف کا کوئی اور فائدہ نہ بھی ہوتا تو یہی ایک فائدہ اس کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے کافی تھا۔

درود شریف کے ذریعہ قرب نبوی کا حصول

درود شریف کی کثرت کا ایک بڑا اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کی بدولت آخرت میں پیغمبر ﷺ کا قربِ خاص نصیب ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً. (ترمذی: ۴۲۰، الترغیب والترھیب: ۳۸۱)

یقیناً مجھ سے قیامت کے دن سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر (دنیا میں) سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے والے ہوں گے۔

لہذا جو شخص آخرت میں پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی معیت اور تقرب کا متمنی ہو، اسے کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

درود شریف کے ذریعہ دنیا و آخرت کی فکروں سے نجات

حضرت ابی ابن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: ''میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں، تو مجھے کس قدر اس کا وظیفہ بنانا چاہئے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جیسی تمہاری مرضی''، تو میں نے عرض کیا کہ: ''ایک چوتھائی حصہ درود شریف پڑھا کروں؟'' پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: جیسی مرضی! اور اگر زیادہ کروگے تو یہ تمہارے لئے اور بہتر ہوگا''، چنانچہ میں کچھ کچھ مقدار بڑھاتا رہا، تا آں کہ میں نے عرض کی

کہ: اب میں سب وظیفوں کو چھوڑ کر بس درود شریف ہی پڑھا کروں گا؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِذاً یَکْفِیْ ھَمَّكَ وَیُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ.

(الترغیب والترهیب: ۳۸۰)

تو پھر یہ درود شریف تمہاری ہر فکر وغم کو دور کرنے کا سبب بن جائے گا، اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

الغرض درود شریف کے بہت فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں، جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں، علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، بالخصوص اردو زبان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ کی شہرۂ آفاق کتاب ''فضائل درود شریف'' اس موضوع پر انتہائی جامع کتاب ہے۔

جمعہ کے دن درود شریف کا خاص اہتمام

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص طور پر جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے، اور یہ فرمایا ہے کہ: ''اس دن پڑھا ہوا درود شریف بالخصوص میری خدمت میں پیش کیا جاتا ہے''۔ لہٰذا اور دنوں کے مقابلہ میں جمعہ کے روز خصوصیت سے درود شریف پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ.

تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن

ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن ان کی وفات ہوئی، اسی دن پہلا اور دوسرا صور پھونکا جائے گا؛ لہٰذا جمعہ کے دن میرے اوپر درود شریف کثرت سے پڑھا کرو؛ کیونکہ تمہارا درود میری خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ: ''ہمارا درود شریف آپ پر کیسے پیش کیا جاسکے گا، حالانکہ وفات کے بعد جسد اقدس مٹی میں ہوگا؟'' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَامَنَا. (سنن ابی داؤد:١٠٤٧، سنن ابن ماجة:١٦٣٦، الترغیب والترھیب: ١٦٩)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر ہمارے (انبیاء علیہم

السلام کے) جسم کھانے کو حرام کر دیا ہے (یعنی حضراتِ انبیاء علیہم السلام کے اجساد مقدسہ بعینہٖ محفوظ رہتے ہیں، وہ مٹی نہیں بن سکتے)۔

اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا اہتمام

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کا جواب دینے کا جہاں حکم فرمایا، وہیں اذان کے بعد خصوصیت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا بھی حکم دیا، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ، فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِیْ

الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيْ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ. (مسلم: ۳۸۵، ابوداؤد: ۵۲۷)

جب تم موذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہے ویسے ہی تم بھی کہو، پھر میرے اوپر درود شریف پڑھو؛ کیوں کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مقام وسیلہ کی سفارش کرو، جو جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو عطا ہوگا، اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، پس جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں وسیلہ کی سفارش کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

اور بعض صحیح روایات میں اذان کے بعد دعاء وسیلہ کے کلمات بھی وارد ہیں، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو شخص اذان سننے کے وقت درج ذیل دعاء وسیلہ مانگے تو اس کے لئے قیامت میں میری شفاعت واجب ہو جائے گی''، وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ، آتِ مُحَمَّداً الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔ (بخاری:٦١٤، أبوداؤد:٥٢٩، الترغيب والترهيب:٧٩)

اے اللہ! جو اس مکمل دعوت اور قائم کی جانے والی عبادت کے مالک ہیں، آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ

وسیلہ اور فضیلت سے سرفراز فرمائیے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام محمود پر فائز فرمائیے، جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

واضح رہے کہ یہ دعاء وسیلہ بھی ایک اعلیٰ قسم کا درود شریف ہے، جو اگر چہ اذان کے بعد درورد شریف پڑھنے کے ضمن میں وارد ہوا ہے؛ لیکن اسے اذان کے ساتھ خاص نہیں سمجھنا چاہئے ؛ بلکہ دیگر اوقات میں بھی ذوق وشوق کے ساتھ دعاء وسیلہ کا اہتمام رکھنے سے انشاء اللہ نہ صرف یہ کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے محبت میں اضافہ ہوگا؛ بلکہ یقینی طور پر حسبِ وعدہ آخرت میں آپ کی شفاعت نصیب ہوگی، چناں چہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں مطلقاً دعاء وسیلہ کی تاکید

وارد ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

سَلُوْا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَسْأَلُھَا لِیْ عَبْدٌ فِیْ الدُّنْیَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْداً اَوْ شَفِیْعاً. (رواہ الطبرانی فی الأوسط، الترغیب والترھیب: ۸۰)

اللہ سے میرے لئے "وسیلہ" مانگا کرو؛ کیوں کہ جو شخص بھی میرے لئے دنیا میں وسیلہ کی سفارش کرے گا، میں اس کے حق میں قیامت کے دن گواہ بنوں گا یا (یہ فرمایا کہ) اس کے لئے شفاعت کروں گا۔

درود شریف پڑھنے کے مستحب مواقع

ویسے تو ہر مناسب وقت میں درود شریف پڑھا جا سکتا ہے؛ لیکن درج ذیل مواقع پر خصوصیت سے پڑھنا مستحب ہے: (۱) جمعہ کا دن (۲) جمعہ کی رات (۳) صبح کے

وقت(۴)شام کے وقت(۵)مسجد میں داخل ہوتے ہوئے(۶)مسجد سے نکلتے ہوئے(۷)اذان کے بعد(۸)دعاء کے آغاز، درمیان اور ختم پر(۹)دعاء قنوت کے آخر میں (۱۰) آپس میں ملاقات اور جدائیگی کے وقت (۱۱)وعظ وتقریر اور مطالعہ وتکرار کے دوران (۱۲)حدیث شریف کی تدریس کے وقت (۱۳)خطبۂ نکاح میں (۱۴)تلبیہ پڑھنے کے بعد (۱۵)سعی کے دوران صفا اور مروہ پر(۱۶)جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت (۱۷)کسی چیز کے بھول جانے کے وقت، وغیرہ۔ (تلخیص: شامی زکریا ۲/۲۳۰-۲۳۱)

کن مواقع میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے؟

فقہاء نے لکھا ہے کہ درج ذیل مواقع پر

درود شریف پڑھنا سخت بے ادبی اور مکروہ ہے: (۱) جماع کے وقت (۲) قضاء حاجت کے وقت (۳) ٹھوکر لگنے کے وقت (۴) تعجب کے وقت (۵) جانور ذبح کرتے وقت (۶) بیچنے کے وقت کسی سامان کی اچھائی ظاہر کرنے کے لئے۔ (مثلاً سامان دکھا کر یہ کہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ)۔ (شامی زکریا ۲/۲۲۳)

(۷) اسی طرح آج کل جو لوگ موبائل کی گھنٹیوں میں درود شریف کا غلط اور بے جا استعمال ہے، اس سے احتراز لازم ہے۔

درود سے متعلق تصانیف

درود شریف کے جو صیغے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند سے ثابت ہیں، بلاشبہ وہ سب سے افضل ہیں، تاہم

حضرات صحابہ اکرمؓ اور علماء ومشائخ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اپنے انداز میں درود شریف کے نذرانے پیش کئے ہیں، اور بعد کے علماء نے اس طرح کے کلماتِ درود کو کتابی شکل میں جمع کر کے شائع کر دیا ہے، ان کتابوں میں علامہ سخاویؒ کی ''القول البدیع ''علامہ جزولیؒ کی کتاب ''دلائل الخیرات ''اور علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھیؒ کی کتاب ''ذَرِیعَۃُ الْوُصُوْلِ اِلیٰ جَنَابِ الرَّسُوْلِ ''بہت مشہور اور نافع ہیں۔

کلمات درود وسلام

(١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ. (طبرانی)

(٢) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ، والصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبداً. (مسند أحمد)

(٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (ابن حبان)

(٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ

مُحَمَّداً وَّآلَ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰىٓ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (بيهقى)

(٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلَ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (بخارى)

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (مسلم)

(۷)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا
بَارَكْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ابن ماجة)

(۸)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ
وعَلىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلىٰ
مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ،
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ . (نسائی)

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ ، وَبَارِكْ عَلىٰ
مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .(سنن أبی داؤد)

(۱۰)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ،اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (سنن أبی داؤد)

(۱۱)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (مسلم)

(۱۲)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (سنن أبی داؤد)

(۱۳)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (مسلم)

(۱٤)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (سنن أبی داؤد)

(۱٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ. (طبری)

(١٦)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (السعاية)

(۱۷)اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (السعاية)

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (صحاح سته)

(۱۹)اَللّٰھُمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰٓی

مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلیٰ اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (نسائی،ابن ماجه)
(۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلیٰٓ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلیٰ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلیٰٓ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (نسائی)
(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًی
وَّلَهٗ جَزَآءً، وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً، وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ
اَهْلُهٗ، وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا

عَنْ اُمَّتِہٖ، وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔(القول البدیع)

(۲۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ۔(بیہقی، مسند احمد ، مستدرک حاکم)

(۲۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰیٓ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

حَـمِيۡدٌ مَجِيۡدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلَيۡنَا مَعَهُمۡ، صَلَواتُ اللّٰه وَصَــلَــوَاتُ الْــمُــومِـنِيۡـنَ عَـلٰـى مُـحَـمَّـدِ الـنَّبِـىِّ الْاُمِّىِّ. (دارقطنى)

(٢٤) اَلـلّٰهُـمَّ اجۡـعَـلۡ صَـلَوَاتِكَ وَرَحۡمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلۡتَهَا عَـلٰـٓى اٰلِ اِبۡـرَاهِيۡـمَ اِنَّكَ حَـمِيۡـدٌ مَـجِيۡدٌ، وَبَارِكۡ عَلٰى مُـحَـمَّـدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰٓى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰٓى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَجِيۡدٌ. (مسند أحمد)

(٢٥) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّىِّ. (نسائى)

صِیغُ السَّلَامِ

(۲٦) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ،

(بخاری، نسائی)

(۲۷) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(مسلم، نسائی)

(۲۸) اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (نسائی)

(۲۹) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (نسائی)

(۳۰) بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. (نسائی)

(۳۱) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰه الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. (مؤطا)

(۳۲) بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُہٗ، اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْراً وَّنَذِیْراً، وَاَنَّ السَّاعَۃَ
اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ. (طبرانی)

(۳۳) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ
وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ. (ابوداؤد)

(۳٤) بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ، الصَّلَوَاتُ
لِلّٰہِ، الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ، السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ،
شَھِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، شَھِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ. (مؤطا)

(٣٥)اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدَهٗ وَرَسُوْلُهٗ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. (مؤطا)

(٣٦)اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰه وَرَسُوْلُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَام عَلَيْنَا وعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. (مؤطا)

(٣٧)اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰه وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰه الصَّالِحِيْنَ. (طحاوى)

(۳۸)اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ(ابوداؤد)

(۳۹) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ،
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

(۴۰)بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ .
(المستدرك للحاكم)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا ابَدًا
عَلٰى جَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جامع دعا

حضرت ابوامامہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دعائیں تو آپ نے ہمیں بہت سی بتادی ہیں اور ساری دعائیں مجھے یاد نہیں رہتیں، آپ مجھے کوئی ایسی مختصر دعا بتادیجئے جو سب دعاؤں کو شامل ہوجائے۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (ترمذی)